صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور بروز پیر مورخہ 14 جنوری 2013ء بمطابق یکم ربیع الاوّل 1434 ہجری بعداز دوپہر چار بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّـٰلِحَـٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِى ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِى لَا يُشْرِكُونَ بِى شَيْـًٔا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَـٰٓئِكَ هُمُ الْفَـٰسِقُونَO وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا الزَّكَوٰةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَO لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِى الْأَرْضِ ۚ وَمَأْوَىٰهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُOصَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيم۔

(ترجمہ): جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بد کردار ہیں۔ اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور پیغمبر خدا کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ اور ایسا خیال نہ کرنا کہ تم پر کافر لوگ غالب آ جائیں گے (وہ جا ہی کہاں سکتے ہیں) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے

و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَـٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : نور سحر صاحبہ۔ شگفتہ ملک بی بی! کہاں گئی آپ کی یہ ساتھی، اسلام آباد تو نہیں گئی ہیں قادری صاحب کے جلوس میں؟

محترمہ شگفتہ ملک: مونږ تہ ئے پتہ نہ لگی۔

جناب سپیکر: پتہ نہ لگی؟ (قہقہہ) جی بی بی، سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر 11۔

جناب سپیکر: جی۔

* 11 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ میں بارانی پراجیکٹ کے ذریعے ترقیاتی کام کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ پراجیکٹ کس کے کہنے پر کام کا تعین کرتا ہے، کیاہر ضلع کی صوبائی حلقوں میں سکیمیں برابری کی بنیاد پر دی جاتی ہیں؛

(ii) مذکورہ پراجیکٹ کی موجودہ صورتحال کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز اسکے مکمل، نامکمل اور جاری کاموں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی وترقی)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) یہ پراجیکٹ تنظیم سازی کے طریقے کار پر کام کرتا تھا جس میں (SRSP (NGO تنظیم سازی کا کام کرتی تھی اور تنظیم کے ارکان باہمی مشورے سے ایک قرارداد کے ذریعے سے اپنی ضروریات کی نشاندہی ترجیحی بنیادوں پر کرتے تھے۔ قرارداد کی روشنی میں سماجی (Social) اور تکنیکی جائزہ (Feasibility Report) این جی او سٹاف، تکنیکی عملہ اور کنسلٹنٹ سکیم کی نوعیت کے مطابق اپنی رائے کا اظہار کرکے ترجیحی سکیم کا تعین کرتے تھے کیونکہ یہ Demand Driven اور Community based project تھا، اسلئے اسمیں صوبائی حلقوں میں سکیمیں برابری کی بنیاد پر تقسیم کا تصور نہیں تھا۔

(ii) پراجیکٹ ستمبر 2010 میں بند ہو چکا ہے، اسلئے جاری کوئی سکیم نہیں ہے۔(منصوبہ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: جی سر۔ سر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سکندر خان! ستاسو محلت هم ډیر خالی دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! سپلیمنټری کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: ودریږئ جی دا خو ختم کړی کنه۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی)} : جناب سپیکر، دا خو Already discuss شوی دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آنریبل سینیئر منسٹر صاحب کا مائیک جی۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): 3 نه 10 ستمبر پورې چې کوم دے 2012 کښې دا ډسکس شوی دی او آنریبل ایم پی اے چې کوم ده، هغه Satisfied وه۔ دا دواړه کوئسچنز بیا راغلی دی حالانکه مونږ د ډیپارټمنټ د طرف نه اسمبلئ ته لیکلی هم دی چې دا ډسکس شوی دی او په دې باندې هغوی Satisfied دی، آن ریکارډ ده جی او بیا راغلل۔

جناب سپیکر: دا څه وائی، بیا مونږ ولې لیږلی دی؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! اس پر ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے اور ایم پی اے صاحبہ اس وقت Satisfied ہو چکی ہیں تو اس بارے میں پوچھنا چاہیئے کہ اس طرح ایوان کا وقت کیوں ضائع کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، میں اپنے سیکرٹریٹ سے پوچھ رہا ہوں جی، پھر تو چاہیئے تھا کہ آپ کا ڈیپارٹمنٹ جواب ہی نہ دیتا۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): لکھ کر بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: لکھ کر بھیجا ہے؟

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): ہاں لکھ کر بھیجے ہیں جی۔ اگر حکم دیں میں بھیج دوں آپ کو؟

جناب سپیکر: دا مونږ ته راغلے دے؟ که مونږ ته راغلے وی، یہ تو پھر ایوان کا وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔ اگر ایسی بات ہو کہ ایک دفعہ پوچھی جائے اور پھر دوبارہ اس کو Repeat کیا جائے۔

(سیکرٹری اسمبلی سے) اوس به د دې سره څه کوؤ؟ کوئسچن نمبر 27، 29، This is kept pending; next Question ji? دا هم Answer شوے دے، دا هم Answer شوے دے؟

This is also kept pending. Again Noor Sahar, Question No. 69.

دو پینڈنگ ہو گئے ہیں، کوئسچن نمبر؟

محترمہ نور سحر: سر کوئسچن نمبر 69۔

جناب سپیکر: 69 جی۔

* 69 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر اسٹیبلشمنٹ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کئی افسران کو مختلف پراجیکٹس میں اضافی چارج اور ہائر پوسٹوں پر لگایا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو لگائے گئے افسران کے نام، عہدہ، سروس گروپ اور لگانے کی وجوہات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ بعض افسران کو مختلف پراجیکٹس میں اضافی چارج پر لگایا گیا ہے۔

(ب) چونکہ صوبائی حکومت کو موزوں / اعلیٰ افسران کی کمی کا سامنا ہے، لہذا بعض افسران کو ضرورت کی بنیاد پر پراجیکٹ پوسٹ کی اضافی ذمہ داری سونپی جاتی ہے۔ بقایا ایسے افسران جن کے پاس پراجیکٹ کی اضافی ذمہ داریاں ہیں، کو بھی جلد فارغ کر دیا جائے گا۔ جن افسران کو پراجیکٹ پوسٹ کی اضافی ذمہ داری سونپی گئی ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	سروس گروپ	بنیادی سکیل	موجودہ تقرری بمعہ سکیل	پراجیکٹ آسامی کا نام و سکیل جس کا اضافی چارج دیا گیا ہے
01	طارق جمیل	پی اے ایس	20	کمشنر پشاور (بی ایس 20)	پراونشل کوآرڈی نیٹر پی ایم یو برائے نیشنل پروگرام برائے امپرومنٹ آف واٹر کورسز پاکستان کا اضافی چارج چھوڑ دیا ہے جبکہ یہ پراجیکٹ ختم ہو گیا ہے
02	کیپٹن (ر) سید وقار الحسن	پی اے ایس	20	پرنسپل سیکرٹری ٹو چیف منسٹر (بی ایس 20)	پراجیکٹ ڈائریکٹر کلین ڈرنکنگ واٹر فار آل لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈویلپمنٹ
03	ڈاکٹر شمس الحق	آفیسر آف ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ	18	ڈائریکٹر، 1122 (بی ایس 19)	ڈائریکٹر جنرل ایمرجنسی ریسکیو سروسز 1122

Mr. Speaker: Any Supplementary?

محترمہ نورسحر: یس سر۔ سر،اس میں میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ انہوں نے دو بندوں کے نام لکھے ہیں، ایک وقار الحسن صاحب کا نام لکھا ہے اور ایک نیچے ڈاکٹر شمس الحق صاحب کا نام لکھا ہے، تو انہوں نے اس کیساتھ لکھا ہے کہ ان کیساتھ دو عہدے ہیں۔ ان کیساتھ تیسرا بھی ہے، Drinking water کا اور جو نیچے والا ہے تو وہ 19 میں تھا تو اس کو پھر 20 میں کر دیا ہے اور ابھی آگے اس کو 21 میں بھی کر دیتے ہیں، تو ایک بندہ جو ہے، وہ 19 میں کام کر رہا ہے تو وہ 21 میں کس طرح پہنچا ہے؟ تو اس میں یہ دو سپلیمنٹریز ہیں۔

جناب سپیکر: جی کون جواب دے گا اس کا؟ آنریبل لاء منسٹر صاحب، تا سو وا نو ریدل؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): زه معذرت کوم جی۔

جناب سپیکر: پھر Repeat کریں بی بی۔

محترمہ نورسحر: سر، کوئسچن نمبر 1 میں سپلیمنٹری یہ ہے کہ انہوں نے وقار الحسن صاحب کا نام لکھا ہے، یہ میرے بہت معزز ہیں، ان کی بات نہیں ہے لیکن جو انہوں نے جواب دیا ہے تو انہوں نے ان کے دو عہدے لکھے ہیں حالانکہ ان کیساتھ Drinking water بھی ہے، تیسرا بھی ہے، وہ انہوں نے ڈیٹیل میں نہیں دیا ہے۔ دوسرا جو ڈاکٹر شمس الحق صاحب ہیں تو ان کیساتھ یہ 19 میں کام کر رہے ہیں، اس کو 20 میں کر دیا ہے، آگے اس کو 21 میں کر دیں گے تو یہ کس طرح ایک منٹ میں 19 سے بندہ جو ہے، 20 میں کام کرتا ہے، پھر 21 میں کام کرتا ہے؟ یہ میں اسٹیبلشمنٹ میں ہوں، چیئرپرسن ہوں اور روز میرا ان کیساتھ یہ جھگڑا ہوتا ہے کہ 18 کے بندوں کو آپ نے جا کر ڈی سی اوز بنا دیا ہے، 17 کے ڈی سی اوز لگا دیئے ہیں، سارے ڈی سی اوز ہمارے صوبے میں جو ہیں، ان کی غلط پوسٹنگ ہوئی ہے۔ اس پر میں نے میٹنگز ان کی کی ہیں اور اس طرح اور بھی کئی پوسٹیں ہیں کہ جو 17 والا بندہ ہے، وہ 18 میں کام کرتا ہے، جو 18 والا ہے، وہ 20 میں کام کرتا ہے، یہ ان کا رواج بن گیا ہے کہ سارے نیچے طبقے والے لوگ اوپر کے گریڈوں پر کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی آپ کا کوئسچن اس پر کیا ہے؟

محترمہ نورسحر: میرا کوئسچن یہ ہے کہ یہ 19 والا بندہ جو ہے، یہ 20 میں کیوں کام کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیرِقانون: زما په خیال جی بی بی ته خو پکار ده چې دا کلیئر وی چې په Own pay scale کښې 19 والا په 20 کښې کار کوی چې کوم ځائے کښې ضرورت وی۔ اوس زه به دا اووایم چې دلته دا درې پوسټونه ورکړے شوی دی، د درې کسانو نومونه دی۔ طارق جمیل صاحب چې کوم زمونږ کمشنر دے، هغه خو خیر دا اضافی چارج ورسره اوس نشته، دا ئے پرېښے دے۔ صرف کیپټن وقارالحسن دے نوهغه چونکه سی ایم سیکرټریټ کښې وی نو هغلته هغه شان ذمه واریٔ پرې ډیرې زیاتې وی، ټوله ورځ د سحر نه واخله د ماسخوتن پورې هغه غریبانان Round the clock دغه کوی، نو څه د لږ ډیر Facilitate کولو د پاره یو دغه ورسره وی۔ باقی شمس الحق صاحب دے، دے خو که په 19 کښې دے، لکه ډائریکټر دے او ډائریکټر جنرل که دے کار کوی، نو بالکل دا کولے شی، په دې باندې پابندی نشته۔ بل دا چې دا ډیر سپیشلائزډ فیلډ دے جی، دلته دوه درې د دې نه مخکښې دا چې کله جوړ شو، ډی ایم جی والا پرې هم راغلل، پی ایم ایس والا پرې هم راغلل خو د هغه خلقو دلچسپی نه وی جی، هغه Actualization له راشی یا دغه له راشی، ایساریږی نه۔ دا ډیر سخت کار دے او Dedicated کار دے، د دې د پاره دا سړے ډیر Fit سړے دے-----

جنابِ سپیکر: هغوی صحیح اونه چلولے شو نو ځکه دا اوس----

وزیرِقانون: نه نه، ونه شو او اوس دا ډیر ټهیک روان دے، نو په دې باندې هیڅ بې هیڅه ایشو جوړول----

Mr. Speaker: Ji next Question, next Question.

محترمہ نورسحر: جناب سپیکر!

جنابِ سپیکر: جی نورسحر صاحبہ۔

محترمہ نورسحر: میں نے بتادیا کہ ان کے پاس دو عہدے ہیں تو اس کا تیسرا عہدہ ان کیساتھ کس طرح ہے؟ تین عہدے ایک بندہ کس طرح ایک وقت میں رکھ سکتا ہے؟

جنابِ سپیکر: وہ تگڑا ہوگا، بلڈوزر ٹائپ آدمی ہوگا تو چلا سکتا ہوگا۔

محترمہ نورسحر: چلو سر، یہ تو رولز میں نہیں ہے کہ ایک وقت میں ایک بندہ تین پوسٹوں کے اوپر کام کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جیNext، ویسے بھی اوایس ڈیز زیادہ بیٹھے ہیں، آپ کا مطلب یہ ہے کہ اوایس ڈی کو کیوں نہیں دیتے؟

محترمہ نور سحر: تو سر، میں نے ختم کر دیئے ہیں نا، 25 اوایس ڈیز تھے، جب میں آئی تھی اسٹیبلشمنٹ میں، اب میں نے اس کو ملا کر تین اوایس ڈیز بنا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا۔

محترمہ نور سحر: نہیں سر، یہ میں نے ختم کر دیئے ہیں، یہ تو صوبے پر خواہ مخواہ بوجھ ہے۔ اب تین عہدے ایک بندے کو دینا، کیا ہمارے صوبے میں اور کوئی اہل بندہ نہیں ہے کہ وہ یہ کام کر سکے، تین تین عہدوں پر ایک بندہ کس قانون کے تحت کام کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جی تکړه دی، وائی کولے شی، چلولے شی۔

وزیر قانون: دا خو ډیر تکړه دی جی۔ (قہقہہ) افسران بره Highups ترې خوشحاله دی نو۔

Mr. Speaker: Ji next Question, next.

محترمہ نور سحر: سر، یہ کوئسچن نمبر 70 ہے لیکن چونکہ اس کا Reply کل Friday تک نہیں آیا تھا اور ابھی آج آیا ہے تو اس کو میں نے پڑھا نہیں ہے تو یہ میں پینڈنگ کرنا چاہتی ہوں۔ آپ سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس کو پینڈنگ کر دیں۔

جناب سپیکر: 70 پڑھا نہیں ہے ابھی؟

محترمہ نور سحر: سر، ابھی مجھے ڈیٹیلز ملی ہیں ٹیبل کے اوپر، اس دن کوئسچن کیساتھ No reply لکھا تھا۔ سر، یہ میرے پاس No reply ہے۔

جناب سپیکر: Late reply، تو کیا کریں پینڈنگ کر دیں اس کو؟

محترمہ نور سحر: پینڈنگ کر دیں سر، اس کو پینڈنگ کر دیں۔

Mr. Speaker: Kept pending. Next, Question number?
Ms. Noor Sahar: Question No. 71.

جناب سپیکر: جی۔

* 71 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے کئی لیڈیز پولیس اہلکاروں کو ضلع پشاور، مردان اور چارسدہ میں نوکری سے نکالا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ اضلاع میں جن لیڈیز پولیس اہلکاروں کو Reversion یا نوکری سے نکالا گیا ہے، اس کی وجوہات، الزامات بمعہ انکوائری رپورٹ تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مختلف الزامات /وجوہات کی بناء پر ضلع پشاور، مردان اور چارسدہ میں کل 34 لیڈیز کانسٹیبلان کو نوکریوں سے نکالا گیا ہے جن کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	پشاور		
	نام معہ نمبر لیڈی کانسٹیبل	الزامات/وجوہات	انکوائری
01	صفیہ ناز 3078	غیر حاضری	انکوائری آفیسر کی سفارش پر نوکری سے برخاست کی گئی ہے
02	شہناز 2733	ایضاً	ایضاً
03	شکیلہ 4190	ایضاً	ایضاً
04	مہرین 4495	ایضاً	ایضاً
05	نصیرہ خلیل 4217	ایضاً	ایضاً
06	حسیبہ 3632	ایضاً	ایضاً
07	رابعہ 4497	ایضاً	ایضاً
08	شہناز فاطمہ 2678	ایضاً	ایضاً
09	وحیدہ رحمان 1146	ایضاً	ایضاً
10	شاہدہ ایوب 2648	ایضاً	ایضاً
11	عنبرین 1951	ایضاً	ایضاً
12	زینب 1616	ایضاً	ایضاً
13	پلوشہ 3888	ایضاً	ایضاً
14	کنول 5713	ایضاً	ایضاً
15	گلشن آراء 1280	مقدمہ علت 1009 مورخہ 14-09-10 جرم 365-A تھانہ حیات آباد میں ملوث ہے	ایضاً
16	رافیہ 5715	غیر حاضری	ایضاً
17	آمنہ 496	ایضاً	ایضاً
18	بشریٰ 5726	ایضاً	ایضاً
19	حسینہ امان 1651	ایضاً	ایضاً
20	اسماء 4502	ایضاً	ایضاً
21	سعدیہ نورین 5701	ایضاً	ایضاً
22	آمنہ 1338/665-T	ایضاً	ایضاً
23	کبریٰ 5708	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار	مردان		
	نام معہ نمبر لیڈی کانسٹیبل	الزامات/وجوہات	انکوائری
01	سلمیٰ ناہید2789	غیر حاضری	انکوائری آفیسر کی سفارش پر نوکری سے برخاست کی گئی ہے
02	رابعہ2316	ایضاً	ایضاً
03	شکیلہ70	ایضاً	ایضاً
04	سائرہ1623	ایضاً	ایضاً
05	ذکیہ2778	ایضاً	ایضاً
06	فرخندہ525	ایضاً	ایضاً
نمبر شمار	چارسدہ		
	نام معہ نمبر لیڈی کانسٹیبل	الزامات/وجوہات	انکوائری
01	شاہ خرم163	غلط کردار کے بناء پر پولیس فورس کیلئے غیر مؤثر اور بدنامی کا سبب بننے کیوجہ سے پولیس رولز 12/21 کے تحت نوکری سے نکالی گئی	انکوائری آفیسر کی سفارش پر نوکری سے برخاست کی گئی ہے
02	شاہین413	محرم الحرام کی سپیشل ڈیوٹی برائے ہنگو سے انکار کیا اور شب ڈیوٹی سے بھی انکاری تھی	ایضاً
03	صاعقہ محمد1406	سپیشل ڈیوٹی سے غیر حاضری اور مسلسل رات ڈیوٹی کے انکار کی وجہ سے نوکری سے الگ کی گئی	ایضاً
04	ثانیہ بیگم268	ڈسپلن کی خلاف ورزی، سپیشل ڈیوٹی تھانہ بٹگرام اور شب ڈیوٹی سے انکار کی وجہ سے نوکری سے فارغ کی گئی	ایضاً
05	یاسمین526	ایضاً	ایضاً

(نوٹ): لیڈی کانسٹیبلان شاہ خرم، صاعقہ محمد، ثانیہ اور یاسمین نوکری پر بحال ہو چکی ہیں اور ضلع ہذا میں اپنی اپنی ڈیوٹیاں انجام دے رہی ہیں، جبکہ لیڈی کانسٹیبل شاہین نے تاحال اپیل دائر نہیں کی۔ مزید یہ کہ لیڈی کانسٹیبل یاسمین بعد از بحالی سی سی پی او تبدیل ہو کر مورخہ 08-06-2012 کو بم دھماکہ میں شہید ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر: یہ بھی پینڈنگ کریں؟

محترمہ نور سحر: نہیں سر، اس سے میں Satisfied ہوں۔

Mr. Speaker: Okay. Syed Murid Kazim Shah Sahib, Question number?

Makhdoomzada Syed Murid Kazim Shah: Sir, Question No. 132.

جناب سپیکر: جی۔

* 132 _ مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آر ایچ سی پنیالہ کے ڈی ٹائپ ہسپتال میں اپ گریڈیشن ہوئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گریڈ 1 سے 16 تک کی پوسٹوں کیلئے جن امیدواروں نے درخواستیں جمع کیں ہیں، ان کی تعلیمی قابلیت، سکونت اور عمروں کی تفصیل بتائی جائے، نیز جو امیدوار بھرتی ہوئے ہیں، ان کی تعلیمی اسناد و ریکارڈ کی تفصیل بھی بتائی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ آر ایچ سی پنیالہ کی اپ گریڈیشن گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا محکمہ خزانہ کے نوٹیفیکیشن نمبر BOB1/FD/4-46/2003/04-Vol-III مورخہ 09-05-2011 کے مطابق ہوئی ہے اور اس میں درج ذیل پوسٹیں منظور ہوئی ہیں:

1۔ میڈیکل سپیشلسٹ	بی پی ایس 18	(ایک عدد)
2۔ سرجیکل سپیشلسٹ	بی پی ایس 18	(ایک عدد)
3۔ گائناکالوجسٹ	بی پی ایس 18	(ایک عدد)
4۔ چلڈرن سپیشلسٹ	بی پی ایس 18	(ایک عدد)
5۔ میڈیکل آفیسر	بی پی ایس 17	(ایک عدد)
6۔ چارج نرسز	بی پی ایس 16	(چھ عدد)
7۔ کمپیوٹر آپریٹر	بی پی ایس 12	(ایک عدد)
8۔ جے سی ٹی 'انستھیزیا'	بی پی ایس 9	(دو عدد)
9۔ جے سی ٹی سرجیکل	بی پی ایس 9	(چار عدد)
10۔ جے سی ٹی پیتھالوجی	بی پی ایس 9	(چار عدد)
11۔ جے سی ٹی ریڈیالوجی	بی پی ایس 9	(دو عدد)
12۔ الیکٹریشن	بی پی ایس 6	(ایک عدد)
13۔ سٹورکیپر	بی پی ایس 5	(ایک عدد)
14۔ ڈرائیور	بی پی ایس 4	(دو عدد)
15۔ وارڈاردلی	بی پی ایس 2	(آٹھ عدد)
16۔ چوکیدار	بی پی ایس 1	(تین عدد)
17۔ مالی	بی پی ایس 1	(ایک عدد)
18۔ سویپر	بی پی ایس 1	(دو عدد)

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ جن امیدواروں سے درخواستیں وصول کی گئی تھیں اور جن امیدواروں کو بھرتی کیا گیا تھا، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: سر، یہ-----

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال ہے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: سپلیمنٹری میں میں کہہ رہا ہوں۔ ایسا جواب آیا ہے جس میں انہوں نے خود اپنی نفی کی ہے۔ یہ جو کہہ رہے ہیں جی، یہاں کوئی سیٹ بھی ہیلتھ ٹیکنیشن کی نہیں ہے اور ہیلتھ ٹیکنیشن بھرتی ہوا ہے جی۔ اس کے علاوہ جی دو اپنے اس پر پڑے ہیں جی کو ئسچن میں، اشفاق احمد اور شفقت اللہ، ایک بالکل انٹرویو میں نہیں ہے، لسٹ میں نہیں ہے اس کا نام، اور دوسرا اشفاق جو ہے وہ Absent ہے، اس کا آرڈر ہو چکا ہے۔ یہ صرف بنایا گیا انٹرویو ہے جی، کوئی اس میں صحیح نہیں ہوا، یہ بہت بڑا گھپلا ہے جی اس میں، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر اس کوئسچن کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: پہلے جواب تو سن لیں، اس کے بعد۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب! بریفنگ آئی ہے۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جی جی۔

جناب سپیکر: ھں جی؟

وزیر قانون: جی جی، بالکل۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: ایسا ہے کہ اس پہ تو، ویسے جی یہ Already Sub judice ہے، عدالت میں یہ لوگ گئے ہوئے ہیں۔ یہ میرے خیال میں کچھ لوگوں کو ایمپلائمنٹ ملی تھی، پھر نکال دیا گیا ہے لیکن ہمیں اعتراض نہیں ہے، ہمارے بڑے بھائی ہیں، اگر کمیٹی میں بھجوانا چاہتے ہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Again Syed Murid Kazim Shah Sahib.

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: سر، یہ کوئسچن-----

جناب سپیکر: فرسٹ سوال نمبر؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: سوال نمبر 133 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 133 _ مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈی آئی خان میں پنیالہ ڈی ٹائپ ہسپتال کے سٹاف کی منظوری محکمہ خزانہ نے مئی 2011 میں دی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کیلئے درجہ چہارم ملازمین کی بھرتی ہوئی ہے، جس کی این او سی ڈی سی او ڈیرہ اسماعیل نے ای ڈی او صحت کو دی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کے اکاؤنٹ آفس میں Feeding روک دی گئی جس کے خلاف درجہ چہارم ملازمین نے ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر کے حکم امتناعی حاصل کیا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ ہسپتال نے آج تک کام کیوں شروع نہیں کیا، وجوہات بتائی جائیں؛

(ii) وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایت کے باوجود درجہ چہارم ملازمین کی تنخواہیں اکاؤنٹس آفس میں Feed کیوں نہیں کی گئیں، نیز درجہ چہارم ملازمین کی بھرتی اور ان کی تنخواہوں کی Feeding کس کے حکم پر روک دی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں پنیالہ ہسپتال کے سٹاف کی منظوری کی گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا محکمہ خزانہ کے نوٹیفیکیشن نمبر BOB-1/FD/4-46/2009-04/Vol-III مورخہ 09-06-2011 کے مطابق ہوئی ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ درجہ چہارم کی کچھ پوسٹوں پر درج ذیل اشخاص بھرتی کئے گئے جن کی این او سی باقاعدہ طور پر ڈی سی او ڈیرہ اسماعیل خان نے دی تھی اور ان لوگوں کی تنخواہ اکاؤنٹ آفس میں Feed کی گئی تھی اور وہ افراد باقاعدہ طور پر ڈیوٹی پر حاضر ہیں:

نمبر شمار	نام ملازم	ولدیت	آسامی
01	فرحان اسلم لغاری	محمد اسلم لغاری	چوکیدار

02	جمشید اقبال	روزی خان	چوکیدار
03	سلیم اللہ	بن یامین	وارڈاردلی
04	سلیم جاوید	شاہ جہاں	مالی
05	عبدالحمید	سیف الملوک	وارڈاردلی
06	مطیع اللہ	حبیب اللہ	چوکیدار

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے کیونکہ ان میں سے کچھ افراد مقررہ وقت پر غیر حاضر پائے گئے جوان کو بھرتی کے آرڈرز میں دیا گیا تھا کہ پندرہ روز کے اندر اندر پنیالہ ہسپتال میں اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں بصورت دیگر ان کے بھرتی کے آرڈرز کو منسوخ کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ای ڈی او ہیلتھ کے دورہ پنیالہ بتاریخ 28-02-2012 مذکورہ افراد مقام تعیناتی سے غیر حاضر پائے گئے اور ان لوگوں کو ای ڈی او ہیلتھ نے ایک لیٹر بھی جاری کیا کہ آپ لوگ فوراً ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں مگر پھر بھی مذکورہ افراد حکم کی تعمیل نہ کر سکے جس کی وجہ سے ان لوگوں کے بھرتی کے آرڈرز منسوخ کئے گئے اور ان لوگوں نے ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی ہوئی ہے۔

(د) (i) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ ہسپتال کے سامان و آلات کیلئے محکمہ خزانہ نے ابھی فنڈز جاری کئے ہیں اور اس سلسلے میں سامان کی خریداری جو کہ صوبائی حکومت، ڈی جی ہیلتھ سروسز کے ذمہ ہوتی ہے، اس پر کام جاری ہے اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی بھرتی جو کہ صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے، اس پر تاحال عملدرآمد نہیں ہوا ہے جس کی وجہ سے مذکورہ ہسپتال باقاعدہ طور پر کام شروع نہ کر سکا اور اس کیلئے صوبائی حکومت کو آگاہ کیا جا چکا ہے۔

(ii) اس ضمن میں عرض ہے کہ درجہ چہارم کی تنخواہیں اکاؤنٹ آفس میں اس وقت Feed کی جاتی ہیں جب بھرتی شدہ افراد کی حاضری رپورٹ آفیسر انچارج ہیلتھ 'فیسیلیٹیز' سے Forward ہو کر دفتر ہذا میں پہنچ جاتی ہے اور چونکہ ان افراد نے مقررہ وقت میں حاضری نہیں کی، لہذا ان کی تنخواہوں کی Feeding ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس میں نہیں کی گئی۔

<u>مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ:</u> سر، یہ تو ایک ایسا جواب آیا ہے کہ اس کے خلاف تو میرے خیال میں انکوائری ہونی چاہیئے، سر، اتنی بڑی دھاندلی ہے کہ لڑکے سلیکٹ ہوتے ہیں، وہ کہتا ہے، جو آدمی انہوں نے کہے ہیں کہ این او سی لی ہوئی ہے، ابہام ہے، وہ اور ہیں جو ہمیں علم نہیں ہے اور نہ میرے حلقے میں کام

کر رہے ہیں، جن کے متعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ کیسز کورٹ میں ہیں جس طرح انہوں نے فرمایا، ان کا یہ کہنا ہے کہ وہ غیر حاضر تھے، سر 9 تاریخ کو ان کے آرڈرز ہوئے ہیں، Arrival reports ان کی موجود ہیں میرے پاس، ان کی ڈاکٹری رپورٹ میرے پاس ادھر موجود ہے جی۔ اس کیلئے میں نے کتنی بار جا کر اس سے ریکویسٹ کی ہے کہ مہربانی کریں اس کی Feeding کرائیں۔ این او سی ڈی سی او بھی دیدی ہے جی، Feeding کی جائے، اس نے نہیں کی۔ اس کے بعد میں ڈی سی او کے پاس گیا، ڈی سی او نے اس وقت کے ایکٹنگ کو بلایا، اس نے کہا جی کہ ہماری مجبوری ہے، ای ڈی او نہیں ہے، ہو جائیگی یہ Feeding۔ پھر اس کے بعد میں سی ایم کے پاس گیا، سی ایم صاحب نے ڈائریکیٹوز دیئے اور ڈائریکٹیوز کے باوجود بھی اس کی Feeding نہیں ہوئی جی۔ اس کے بعد یہ مجبوری تھی اور یہ لکھتے ہیں جی کہ اس میں لکھا ہے نا (د) کے (ii) جز میں کہ " اس ضمن میں عرض ہے کہ درجہ چہارم کی تنخواہیں اکاؤنٹس آفس میں اس وقت Feed کی جاتی ہیں جب بھرتی شدہ افراد کی حاضری رپورٹ آفیسر انچارج ہیلتھ فیسیلیٹیز سے Forward ہو کر دفتر ہذا میں پہنچ جاتی ہے اور چونکہ ان افراد نے مقررہ وقت میں حاضری نہیں کی لہذا، میرے پاس ان کی Arrival reports ہیں جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ابھی کیا کریں، اس کا کیا کریں؟

<u>مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ</u>: کمیٹی کو بھیجیں جی اس کو بھی مہربانی کر کے، یہ بہت بڑا گھپلا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: (قہقہہ) جی لاء منسٹر صاحب! کچھ سمجھ آئی؟

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: مجھے تو سمجھ نہیں آئی۔ (قہقہہ) میرے خیال میں اسی کا فائدہ ان کو دینا چاہیئے۔ (قہقہہ)

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the Concerned Committee? -----

<u>مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ</u>: جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: ود ریږه لا خوشه شوی نه دی۔ (قہقہہ)

Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

<u>Members:</u> Yes.

<u>Mr. Speaker</u>: Those who are against,

مفتی صاحب! په تا هم بنه لګی۔ (قہقہہ) د 'No' به هډو تپوس نه کوؤ،
بس و به ئے لیږو نو۔ (قہقہہ) نه دا بل به هم ولیږو، مرید کاظم شاہ! یہ دوسرا بھی
بھیج دیں، سوال نمبر 134؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: جی 'آٹومیٹک'، اصل کوئسچن تو یہ ہے جس میں وہ-----

جناب سپیکر: وہ Satisfied ہے۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: بالکل، بہت گھپلا اسی میں ہے جی۔

جناب سپیکر: ہں؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: جی ہاں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ Satisfied ہے۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: کمیٹی کو بھیج دیں، کمیٹی کو بھیج دیں مہربانی کرکے جی۔ (قہقہہ)

وزیر قانون: د خپل مطلب خبره خو صحیح صفا کوی خو زمونږ د مطلب خبرې چې
وی نو هغه صفا نه کوی۔ (قہقہہ)

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: سر میں عرض کرتا ہوں۔ (مداخلت) نہیں جی، میں
عرض کرتا ہوں جی۔ ایک دس آدمیوں کیساتھ، بھرتی ہوئے ہیں دس آدمی، ان کی وہ Arrival report
بھی دی ہے، اس Arrival report-----

جناب سپیکر: نہیں، ان سے پوچھتے ہیں کہ-----

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: اس Arrival report میں انہوں نے سرٹیفیکیٹ بھی پیش کیا ہے
لیکن پتہ نہیں کس بنا پر ان کی Feeding ہوتی، مجھے سمجھ نہیں آتی، ڈی سی او نے این او سی بھی دیدی ہے
ان کی، وہ ہر چیز میرے پاس موجود ہے جی۔ اس کے علاوہ جی اس کیلئے میں نے سی ایم سے ریکویسٹ کی ہے
جی، سی ایم نے ڈائریکٹیوز جاری کئے ہیں، پھر بھی این او سی نہیں ہوئی۔ سی ایم نے سیکرٹری سے کہا ہے،
سیکرٹری نے ای ڈی او ہیلتھ کو کہا ہے اور پھر بھی نہیں ہوئی، تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اتنا بڑا آدمی جو نہ ڈی سی
او کو مانتا ہے، نہ چیف منسٹر کو مانتا ہے؟

Mr. Speaker: Is it the desire of the House-----

(Interruption)

جناب سپیکر: جی، په هغې نه کیږی۔ (قہقہہ)

حافظ اختر علی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: یو شعر به اووایمه۔

جناب سپیکر: بالکل بنه ده جی۔

حافظ اختر علی: وائی:

بگلابولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

جناب سپیکر: زبردست۔ (قہقہہ)

Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourble Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

جعفر شاہ صاحب! جعفر شاہ صاحب ہیں؟ کام تو زیادہ ہوگیا آپ کا جعفر شاہ صاحب! سارے ڈی آئی خان کے کوئسچنز آپ کے پاس آ گئے۔ ایک ہفتے میں ریزلٹ دینا ہے، مرید کاظم شاہ صاحب کو۔

جناب جعفر شاہ: ٹھیک ہے جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: سید ظاہر علی شاہ صاحب 14-01-2013؛ حاجی ہدایت اللہ خان 14-01-2013؛ ساجدہ تبسم صاحبہ 14-01-2013 و 15-01-2013؛ کشور کمار صاحب 14-01-2013؛ اسرار اللہ خان گنڈاپور 14-01-2013؛ پرویز احمد خان صاحب 14-01-2013؛ ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب 14-01-2013۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل وسیاحت): جناب سپیکر، میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ودریږئ جی، ستاسو دا بزنس لږ واخلمه نو بیا پکښې-----

وزیر کھیل وسیاحت: ہمیشہ آپ نام پوچھتے ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

وزیر کھیل و سیاحت: جناب سپیکر! میں اس بارے میں پوچھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ جو نام پوچھتے ہیں ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Leave کیلئے جی۔۔۔۔۔

وزیر کھیل وسیاحت: کل بندہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا Leave میں کوئی غلطی ہوئی، کیا ہوا؟

وزیر کھیل وسیاحت: بات یہ ہے سر کہ میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ آپ یہاں پر ہمیشہ یہ نام پیش کرتے ہیں، پھر اس کے اوپر یہاں پر آپ رائے پوچھتے ہیں مگر کئی لوگ تو آتے ہی نہیں ہیں جی یہاں پر اور آپ یہ دیکھیں کہ یہاں سے فلور کراسنگ ہوئی، ایک لیڈی ممبر جو ہے، وہ اپنی پارٹی کو خدا حافظ کہہ کر گورنمنٹ بنچز کی طرف آئی، اب پوچھنا یہ ہے کہ یہ اب اپوزیشن بنچز پر بیٹھی رہیگی کہ کبھی ٹریژری بنچز پر آئیگی؟ دوسرا سوال میرے ذہن میں آتا ہے سر، بار بار میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب اپنی پارٹی کو کوئی چھوڑے اور دوسری پارٹیوں میں لوگ شامل ہو جاتے ہیں تو مرد حضرات کو ہماری زبان میں لوٹا کہا جاتا ہے، اب ایک خاتون اگر فلور کراسنگ کرے تو اس کو کیا کہا جائیگا جی، میں یہ پوچھتا ہوں؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: آپ کا اصل مطلب اس بات سے تھا؟

وزیر کھیل وسیاحت: نه سر لوټه خو مذکر شو کنه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کی سمجھ آ رہی ہے۔

وزیر کھیل وسیاحت: اب لوٹے کا مؤنث نہیں ہے تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس کو کیا کہا جائے؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! تھینک یو، بیٹھ جائیں۔ (قہقہہ) آپ کا دل ہلکا ہو گیا بس۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his adjournment motion No. 343.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ پبلک سروس کمیشن کی عدم دلچسپی سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ اس اسمبلی کے پاس کردہ قوانین پر عمل نہ

کرنے سے عوام میں مایوسی اور بے چینی پیدا ہو رہی ہے اسلئے کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، اس اسمبلی نے، آپ نے اور گورنمنٹ نے، سب نے، جناب سپیکر، میں توجہ چاہتا ہوں ہاؤس کی، بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: اس طرف ذرا توجہ دے دیں جی، ہاؤس ذرا توجہ دے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس اسمبلی کی آپ نے ایک کمیٹی بنائی جس میں سارے پارلیمنٹری لیڈرز، لاء منسٹر صاحب، سب بیٹھے تھے اور آپ بھی تھے۔ ہم نے جناب سپیکر، ایک قانون بنایا کہ اگر پبلک سروس کمیشن جب تک ریکروٹمنٹ نہیں کر سکتا یا نہیں کرتا تو اس وقت تک جو ہمارے انسٹی ٹیوشنز خالی پڑے ہوئے ہیں، خاصکر کالجز، سکولز اور ہسپتال تو اس میں ریکروٹمنٹ کی جائے اور اسی ہاؤس نے وہ بل پاس کروایا اور اسی لئے پاس کروایا کہ جو کروڑوں روپے حکومت ایک ایک کالج پر یا ایک ایک ہسپتال پر لگاتی ہے اور اس میں پھر ڈاکٹرز نہیں ہوتے، پھر اس میں لیکچررز نہیں ہوتے تو اس کیلئے ہم نے وہ قانون سازی کی اور اس کو کافی سراہا بھی گیا جناب سپیکر، لیکن ہمارے صوبے کی بدقسمتی کہیے یا میں تو نہیں سمجھتا کہ ہمارے صوبے میں یہ کیا ہو رہا ہے کہ جو چیز سارے پاکستان میں نہیں، وہ صرف اسی صوبے میں رائج ہے اور وہ یہ کہ پبلک سروس کمیشن نے یہ Mandatory کیا ہے ڈیپارٹمنٹس پر کہ جب تک ہم این او سی نہیں دیں گے تو آپ، باوجود اس کے کہ اس اسمبلی نے ایکٹ پاس کیا ہوا ہے، آپ اس پر ریکروٹمنٹ نہیں کر سکتے اور مہینے گزر جاتے ہیں جناب سپیکر اور پبلک سروس کمیشن وہ این او سی ڈیپارٹمنٹس کو جاری نہیں کرتا اور جب این او سی جاری نہیں کرتا تو پھر ڈیپارٹمنٹس مجبور ہیں کہ وہ اس پر ریکروٹمنٹ نہیں کر سکتے اور وہ جو اس ایکٹ سے پہلے والا جو مسئلہ ہے، وہ پھر اسی طرح تقریباً تقریباً اگر ایک آدھ ڈیپارٹمنٹ میں ہوا ہو تو ہوا ہو گا لیکن جناب سپیکر، وہ مسئلہ اسی طرح سے پڑا ہوا ہے صرف ایک اس چیز کیوجہ سے کہ Mandatory ہے کہ پبلک سروس کمیشن سے آپ اجازت لیں گے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ہمارا جو نیا ایکٹ ہم نے اس کا پاس کروایا نا۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: یہی میں کہہ رہا ہوں نا۔

جناب سپیکر: اس میں Mandatory نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں نہیں، اس میں Mandatory نہیں ہے لیکن پبلک سروس کمیشن کے ایکٹ میں Mandatory ہے کہ آپ ایڈہاک اپوائنٹمنٹ کرینگے اگر ایک سال کیلئے تو ڈیپارٹمنٹ پبلک سروس کمیشن سے No objection certificate لے گا کہ ہمیں آپ اجازت دیں تاکہ ہم ایڈہاک پر ریکروٹمنٹ کر سکیں اور جب تک وہ این او سی جاری نہیں کرتا تو یہاں پر ریکروٹمنٹ نہیں ہوتی، تو جب ریکروٹمنٹ نہیں ہوتی تو پھر آپ نے جو ایکٹ پاس کیا ہے، اس کا مقصد کیا رہ جاتا ہے جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، یہ مختلف صوبوں کے اور مرکز کے جو Acts ہیں، میں جی ہندوستان کے اس پر نہیں جاتا، اس کے صوبوں پر، میں نے وہ بھی سٹڈی کئے ہیں جناب سپیکر اور یہ پبلک سروس کمیشن بنیادی طور پر بنایا جاتا ہے کہ وہ صوبے کیلئے یا مرکز کیلئے، فیڈریشن کیلئے ریکروٹمنٹ کرے۔ اب جناب سپیکر، 1973 میں جب آئین بنا تو پبلک سروس کمیشن کا جو ایکٹ ہے وہ اسی کے تحت معرض وجود میں آیا۔ اس کے بعد جب مارشل لاء لگا تو 1978 میں ایک ایکٹ یہاں پر مارشل لاء میں بنایا گیا جناب سپیکر، 1978 کا جو ایکٹ ہے، اس میں اوریجنل جو ایکٹ ہے، اس میں اس چیز کا کوئی ذکر نہیں کہ جو اپوائنٹمنٹس انہوں نے اپنے لئے کی ہیں، پبلک سروس کمیشن کو دی ہیں۔ جناب سپیکر، اس کا ذکر کہیں پر بھی نہیں لیکن جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ پھر رات کی تاریکی میں اور وہ بھی کب؟ یہ اگست 2002 میں جب الیکشن کا اعلان ہوا تھا، سیاسی جماعتیں الیکشن کیلئے Campaign کر رہی تھیں اور پتہ تھا کہ اکتوبر میں الیکشن ہونے والا ہے 2002 میں، تو اسی الیکشن سے ایک مہینہ، ڈیڑھ مہینہ پہلے یہاں کے جو ڈکٹیٹر گورنر تھے، اس کو پتہ نہیں رات کو کیا خواب میں نظر آیا کہ یہ دو امنڈمنٹس اس نے اسی رات کر دیں، یعنی اگست 2002 میں، اور اس میں کیا کیا؟ اس میں جناب سپیکر،

"Functions of the Commission.—(1) The functions of the Commission shall be—

(a) to conduct tests and examinations for recruitment of persons to—

(i) the civil services of the Province and civil posts in connection with the affairs of the Province in basic pay scales 16 and above or equivalent, and"

یہ and جو ہے نا تو وہ رات کی تاریکی والی بات تھی،

"and (ii) posts in basic pay scales 11 to 15 or equivalent specified in following Departments (except the District cadre posts)"—

توکیاہے؟ جناب سپیکر، 11 سے لیکر 15 تک وہ بھی پبلک سروس کمیشن کو دی گئیں اسی 2002 کے آرڈیننس کے تحت، تواس میں کیاہے؟ Civil Secretariat through Establishment Department, Board of Revenue, Police Department, Prisons Deportment, Services & Works Department, Irrigation Department, Industries, Labour & Manpower Department, Health Department, Education Department, Local Government & Rural Development Department, Exise & Taxation Department, Food Department and Physical Planning Department. جناب سپیکر، سارے صوبے کے جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان میں 11 سے لیکر 15 تک وہ پوسٹیں بھی، وہ اختیار بھی لیا گیااور پبلک سروس کمیشن کو جناب سپیکر دیا گیا۔ اچھا سر، اب یہ دیکھیں پھر جب ایک اور، اسی دن یہ ہوا کہ “Post to be filled on ad-hoc basis for a period of one year or less, provided that before filling the post prior approval, prior approval shall be obtained from the Commission” وہ جو میں شروع میں بات کر رہا تھا، اسی امنڈمنٹ کے ذریعے وہ Mandatory بنایا گیاپبلک سروس کمیشن کے ایکٹ میں کہ آپ ڈیپارٹمنٹ کو، اگر آپ قانون سازی کرکے اس کو اختیار بھی دیں لیکن جب تک ہم نہیں چاہیں گے، اس وقت تک وہ ڈیپارٹمنٹ اس پوسٹ کو Fill نہیں کر سکتا جناب سپیکر۔ اب جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ابھی کیا کرنا چاہیئے؟

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: سر، میں آرہا ہوں۔ سر، میں صرف Grounds بنارہاہوں۔ جناب سپیکر، یہ تو فیڈرل گورنمنٹ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب! اس کو ذرا۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: سر، اگر میری بات سنی گئی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: مفتی صاحب! ذرا سنیں، یہ کام کی بات ہے، اس پر آپ لوگ بات کریں گے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، یہ میرے ساتھ ہے فیڈرل پبلک سروس کمیشن آرڈیننس 1977 اور جناب سپیکر، اس میں لکھاہے، جو فنکشنز ہیں فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے، سر، هغه موشن چې مات شي نو بیا کار خرابیږي کنه جي۔

<u>جناب سپیکر</u>: نا۔ (قہقہہ)

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: “To conduct test and examination for recruitment of persons to all Pakistan Services, the civil service of

the Federation and civil posts in connection with the affair of the Federation in basic pay scales 16 and above"۔

فیڈرل سروس کمیشن کی یہ Job ہے کہ وہ 16 and above سے صرف جو پوسٹیں ہیں، ان کیلئے ریکروٹمنٹ، ٹیسٹ / انٹرویو کر سکتا ہے۔ ہمارے صوبے میں 11 سے 15 بھی کرتا ہے، ایک جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، پھر میرے ساتھ ہے پبلک سروس کمیشن ایکٹ 1989 سندھ، یہ سندھ کا جو ایکٹ ہے، وہ میرے پاس ہے۔ اس میں جناب سپیکر، وہ لکھتے ہیں: **"Function of the Commission.-** The function of the Commission shall be to conduct test and examination for recruitment for initial appointment"، جناب سپیکر، یہاں پر گورنمنٹ کو کتنا اختیار دیا ہے؟ such posts connected with the affair of the Province of Sindh"، Such posts مطلب ہے صرف وہ پوسٹ جو ڈیپارٹمنٹ چاہے گا، وہ کرے گا باقی نہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ سندھ کی بات کر رہے ہیں؟

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: سر، میں Differentiate کر رہا ہوں، میرے خیال میں لودھی صاحب اس چیز کو نہیں سمجھتے لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں جناب سپیکر، یہ ہمیشہ غصہ جلدی ہو جاتے ہیں، میں تو اپنے کیس کو پیش کر رہا ہوں کہ باقی صوبوں میں اور فیڈریشن میں یہ چیز نہیں ہے جو ہمارے صوبے میں ہے تو کیوں ہمارے صوبے میں یہ چیز ہے؟ اور اس کی وجہ سے ہمارے صوبے کا سارا سسٹم، کیونکہ اگر آپ صرف 16 and above پبلک سروس کمیشن کو دے دیں گے تو ان پر 'ورک لوڈ' کم ہو جائے گا تو وہ ریکروٹمنٹ جلدی جلدی کریں گے لیکن جب 11 سے 15 تک سارے صوبوں میں نہیں ہے، وہ آپ ان کو دیں گے اور Prior approval بھی، یہ میرے پاس سارے صوبوں کا ہے جناب سپیکر، میں وقت ضائع نہیں کرتا، بس میں اپنے کیس کو 'ڈیویلپ' کر رہا تھا کہ باقی صوبوں میں، فیڈریشن میں یہ چیز نہیں ہے تو میری ایک درخواست ہے کہ اگر حکومت ہمارے ساتھ اس پر راضی ہو تو بیٹھ کر اس پہ Amendment propose، بس صرف دو امنڈمنٹس ہیں جس سے یہ سارا مسئلہ حل ہو جائے گا جناب سپیکر،۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹریژری بنچز سے پوچھتے ہیں نا۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: ایسا ہے جی کہ اس کے اوپر پہلے بھی ایک کمیٹی بنی تھی، ہم نے Complete overhauling کی ہے پبلک سروس کمیشن کی، تو پہلے سے تو بہتر ہے لیکن جو ایکٹ اس

اسمبلی نے پاس کیا، ٹرانسفرز/پوسٹنگز، اپوئنٹمنٹس کا، ڈاکٹرز کا اور کچھ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ایمپلائز کا توان کی بات صحیح ہے، Effectivity اس کی وہ ختم ہو گئی ہے کیونکہ بعض این او سیز جو ہیں، آج کل چونکہ پالیسی پبلک سروس کمیشن کی ہے کہ وہ ایڈہاک اپوائنٹمنٹس کیلئے این او سی نہیں دے رہا تو اس کی وجہ سے ہمارا ایکٹ، جو اسمبلی نے مشترکہ پاس کیا ہے، اس پہ اس کے اثرات ٹھیک نہیں ہیں، تو یہ اس حد تک بالکل میں Agree کرتا ہوں۔ دوسری انہوں نے بات کی ہے کہ باقی صوبوں میں اور ہمارے صوبے کے پبلک سروس کمیشن کے مینڈیٹ میں بڑا فرق ہے اور چونکہ ہم نے چھوٹی چھوٹی، گریڈ 11 والی پوسٹیں بھی دی ہیں ان کو، اس کی وجہ سے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے تقریباً ایک ہزار ڈاکٹرز کی ریکوزیشن ہے لیکن ہو نہیں رہے۔ اسی طرح میرے خیال سے تمام ڈیپارٹمنٹس کے ہزاروں اور جو سینیئر آفیسرز ہیں، ان کی پوسٹیں Fill نہیں ہو رہیں کیونکہ انہوں نے گریڈ 11، 12، 13، 14 اور 15 کے بھی، تو اس کو ہم دیکھ سکتے ہیں، Review کر سکتے ہیں اور بہتر یہ ہو گا کہ کمیٹی اگر بن جائے یا کسی سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر ہو جائے تو بیٹھ جائیں گے اور سب مل کے اس کے اوپر بات کر لیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جس طرح گورنمنٹ چاہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ حل ہو۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! اس پہ آپ ڈائریکٹ پرائیویٹ ممبر بل کیوں نہیں لاتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جناب والا، ہم گورنمنٹ کیساتھ بیٹھ جائیں گے اور اس میں کوئی وہ نہیں ہے، میں تو چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔

جناب سپیکر: نہیں Consensus کیساتھ ------

جناب عبدالاکبر خان: ہاں بالکل -----

جناب سپیکر: Consensus کیساتھ اگر -----

جناب عبدالاکبر خان: تو میں، میاں صاحب اور لاء منسٹر صاحب بیٹھ جائیں گے اور -----

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: لودھی صاحب! ایک منٹ، ذرا آپ لوگ، وہ موؤر ہیں، موؤر کا حق بنتا ہے، وہ اپنا کیس Plead ضرور کرے گا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ جس طرح مناسب سمجھتے ہیں، آپ بھی بیٹھ جائیں، لاء منسٹر صاحب بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر: میں وہی کہتا ہوں کہ اگر آپ لوگ دو گھنٹے بیٹھ کر، پھر بھی اسی بات پر آئیں گے کہ امنڈمنٹ آپ لائیں گے اور وہ تو لاء منسٹر صاحب بھی کہہ رہے ہیں کہ وہ Agree ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان : نہیں، میرا مطلب ہے کہ بیٹھ جائیں گے، اس کو دیکھ لیں گے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب! خپلو کښېنې به ئے وګورو او چې کښېنو نو هغه به ډېر مفید وی، په ځائے د دې چې اوس دا خبره کېږی۔

جناب سپیکر: بیا څه وکړو، دې کمیټئ ته۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the concerned Committee, to hurriedly covene a meeting.

میٹنگ اس کی جلدی بلانی ہے، یہ اسٹیبلشمنٹ، بلکہ میں خود کوشش کروں گا کہ میں خود بھی اس میں بیٹھوں۔ ایسا دن اس کیلئے رکھیں گے کہ Consensus اس پہ Build up ہو جائے جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Abdul Akbar Khan, call attention notice No. 839.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ 26-09-2011 کو میں نے ہاؤس میں خیبر پختونخوا ایمپلائز گروپ انشورنس بل پیش کیا تھا، اس موقع پر جناب بشیر احمد بلور (مرحوم) نے فلور پر یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ حکومت اس پر کام کر رہی ہے اور ایک ماہ میں بل اسمبلی میں پیش کیا جائے گا لیکن ایک سال تین ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک کسی قسم کی پیش رفت نہیں ہوئی، اسلئے جناب سپیکر، اس پر مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، یہ اس صوبے کے سرکاری ملازمین جو کہ لاکھوں کی تعداد میں ہیں، ان کا مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر، ان سے ان کی تنخواہ میں گروپ انشورنس کے نام پر کٹوتی کی جاتی ہے اور جب وہ ریٹائر ہو

جاتے ہیں توان بیچاروں کو کچھ نہیں ملتا۔ بس ایسے اگر During the service وفات پاجائیں توان کو کچھ ملے گا لیکن میرا خیال ہے کہ 10% بھی اس طرح کے کیسز نہیں ہیں، باقی 90% انشورنس کمپنی وہ پیسے اپنے پاس رکھتی ہے اور ان بیچارے ملازمین کو ایک پیسہ نہیں ملتا، بلوچستان نے بھی اس طرح کا ایک ایکٹ پاس کیا تھا، میں نے وہ اسمبلی میں پیش کیا تھا۔ بشیر صاحب کی خدا مغفرت کرے، انہوں نے کہا تھا کہ ہم ایک ماہ میں اس پر بل پیش کریں گے۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ انتھک محنت کا کام ہے، سخت کام ہے اور کافی عرصہ گزر چکا ہے تو میری درخواست ہو گی حکومت سے کہ جتنا جلدی ہو سکے اس چیز کو ختم کرے تاکہ یہ معاملہ ساری عمر کیلئے ختم ہو جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: بالکل جی، ہمیں پورا احساس ہے اور جیسا کہ ہمارے لیڈر محترم مرحوم سینیئر وزیر بشیر احمد بلور صاحب نے فلور آف دی ہاؤس پہ یہ فرمایا بھی تھا کہ مہینے کے اندر ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے۔ ٹھیک ہے وہ Confess کرتے ہیں کہ تھوڑا لیٹ ہو گیا ہے لیکن یہ سیکرٹری فنانس اس کمیٹی کو ہیڈ کر رہا ہے، انہوں نے باقاعدہ اپنی ایک سینیئر ٹیم بلوچستان بھجوائی، ان کا وہ سسٹم پڑھا، لکھا لیکن وہ Sustainable نہیں ہے۔ آپ کو تو یاد ہو گا کہ بلوچستان نے تو سی آر پی سی میں ایسی امنڈمنٹس لائیں جو کہ پھر later on ساری Struck off ہو گئیں، تو ایسا ایک سسٹم نہیں لانا چاہتے جو کہ Sustainable نہ ہو اور ہمیں یقین ہے ان شاء اللہ، میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ Within reasonable time, as soon as possible یہ ہم Introduce کریں گے، ان شاء اللہ ہاؤس میں۔

<u>جناب عبد الاکبر خان</u>: جناب سپیکر، میرے خیال میں ابھی تیس دن جو ہیں نا، آپ کی اسمبلی کا جو Mandatory period ہے، اس کیلئے باقی رہتے ہیں تو میری درخواست ہو گی کہ اگر یہی حکومت اس کو لائے اور یہی حکومت اس کو پاس کرائے تو کم از کم یہ اس حکومت کیلئے بھی ایک کارنامہ ہو گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: بس یہ اسی کرنٹ سیشن میں اگر آجائے تو۔۔۔۔۔

<u>وزیر قانون</u>: ان شاء اللہ جی، ان شاء اللہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you ji. Fazlullah Khan, to please move his call attention notice No. 846.

جناب فضل اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حالیہ سیلاب میں شانگلہ کی زیادہ تر سڑکیں تباہ ہوئی تھیں اور ان سڑکوں کی بحالی کیلئے حکومت جاپان، JICA پراجیکٹ نے فنڈ فراہم کیا بلکہ یہ پورے صوبے میں تقریباً540 کلو میٹر روڈ کیلئے تھا لیکن حکومت نے بدنیتی پر شانگلہ کو نظر انداز کیا جس سے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے، لہذا حکومت عوام کے مفاد کی خاطر مذکورہ فنڈ سے ضلع شانگلہ میں سڑکوں کی بحالی کیلئے پیسے مختص کرے۔

سپیکر صاحب، زه به لږ اجازت غواړم۔ سپیکر صاحب، د جاپان حکومت زمونږ صوبې له امداد ورکړے دے د پینځه سوه څلویښت کلو میټر روډ۔ په دیکښې تاسو ریکارډ راوغواړئ، د ایف ایم آر یو محکمه ده، د سی اینډ ډبلیو د لاندې ده، هغه پراجیکټ چې دے، په هغې کښې صرف په مردان کښې 120 کلو میټر روډ ټینډر شوے دے او مزید نور ټینډر له هم ورکوی۔ سپیکر صاحب، زما سوال دا دے چې آیا دا سیلاب یوائې په مردان کښې راغلے وو؟ د ټولې صوبې هغه ریکارډ تاسو راواخلئ، په ریکارډ باندې دی چې د ټولو نه زیات کیجولټیز چې دی، څومره مړی چې دی، هغه په شانګله کښې شوی وو، د 250 نه Above مړی هلته شوی وو، داسې پکښې زخمیان وو او زمونږ روډونه، دا زما سره لسټ دے، ما حکومت ته حواله کړے دے۔ 21 روډونه دی زما، په هغې کښې د اوسه پورې یو روډ نه دے ټینډر شوے۔ زما دا سوال دے چې آیا د دې څه Criteria ده؟ د دې د پاره نور څه چل وکړو؟ دې حکومت ته درخواست کوم چې لږ د انصاف نه کار واخلی، داسې حالات د نه جوړوی چې لکه چې نن په کوئټه کښې جوړ شوی دی او هلته گورنر راج نافذ کیږی او خلق روډونو ته راواوځی یا په لاهور کښې لانګ مارچ شروع کیږی، اسلام آباد ته خلق راځی، لږ د انصاف نه د کار واخلی۔ دا زمونږ صوبه ده په شریکه باندې، حکومت هم زمونږه دے، اپوزیشن مونږه ټول شریک وروڼه یو، د امن و امان حالات خرابیږی د دې سره۔ یو بل سره بې رحمی نه ده پکار، زیاتے نه دے پکار۔ لږ د حکومت توجه ورکړی او هرې ضلعې ته د خپله حصه ورکړی۔ زمونږه قابل احترام وزیر اعلیٰ صاحب وائی چې زه په مردان کښې هغه کار کوم چې د بلې ضلعې حق نه وهم، نو آیا دا د بلې ضلعې حق دے او که نه دے؟ صرف په مردان، چارسده او په صوابئ به یوائې ونه شی۔ لږ توجه پکار ده، هلته هم د دې صوبې خلق دی۔ هغه سیلاب

هلته زیات راغلے وو، هلته طالبانائزیشن شوے دے، هلته خلقو قربانئ ورکړی دی۔ مخکښې د هغې نه زلزله راغلې وه، لږ مهربانی وکړئ او توجه ورکړئ دې ته۔ زه حکومت ته درخواست کوم او دا چې په دوئ الزام نه لګوم، دا هر څه په کاغذونو کښې په ریکارډ باندې موجود دی، نو مهربانی د وکړی هغې ځایونو ته د لږه توجه ورکړی۔ شکریه سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: داسې ده جی چې دوئ خو دا خبره ډیره لرې بوتله، زما خیال دے میاں صاحب ته به ریکویسټ وکړم چې هغه سیاسی جواب ورله ورکړی خو بهرحال د دوئ ډیپارټمنټ دا جواب دے جی چې په هر ایریا کښې یا Different districts یا ډویژن کښې چې کوم دی، هلته که مونږ ته د بهر نه څه ګرانټ ملاویږی نو JICA پروګرام به یو ځائې کښې وی، داسې US funded چې کوم دی، هغه به په بل ډویژن کښې وی، داسې په دیر علاقې کښې به ایشیئن ډیویلپمنټ والا وی، لکه دا دوئ تقسیم کار کړے دے چې یره اوس یو JICA کښې کیدے شی د دوئ ډسټرکټ Include نه وی خو بهرحال زه دوئ ته وایم چې یره JICA کښې هم د دوئ یو روډ راغلے دے، هغه دے د شانګله 5.5، ساړهې پانچ کلومیټر روډ دے چکیسر تا کټ کوټ، دا چې کوم دے پی اینډ ډی ډیپارټمنټ دغه کړے دے، په دې باندې ان شاء الله په 20 جنورئ باندې میټنګ دے، دا به منظور شی خو بهرحال دا خو دوئ کوټېه او-----

جناب سپیکر: پچیس کلو میټر روډ دے۔

وزیر قانون: نه ساړهې پانچ کلو میټر دے، پینځه نیم کلو میټر روډ دے جی، صرف په یو پروګرام کښې، صرف دا یو پروګرام کښې، داسې نور ډیر پروګرامونه وی چې کوم دا Annual Development Programme دے، په هغې کښې د دوئ کافی دغه دی نو داسې څه خبره نشته جی۔

جناب سپیکر: جی حافظ اختر علی صاحب!-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی میاں صاحب! سیاسی جواب ورکوئ؟

وزیراطلاعات: زما ورور دے جی، زه به څه سیاسی جواب ورکومه، خبره ئے ډیره غټه کړې ده، د یو سړک په حواله باندې چې کوم دے د گورنر راج خبره ئے کړې ده، زه نه یم پوهه چې دا ارمان به د دوئ د کوم ځائېنه وی، که د دوئ په خوښه وے نو پخوا به راغلے وو۔ دا خو د خدائے فضل دے چې دلته داسې سیاسی خلق شته چې هغوی خپل حکومت ډیر په نره چلولے شی او بیا دا خبره زه د موجوده وزیر اعلیٰ په حواله زما په خیال چې ټول وزیر اعلیٰ گان ډیر قابل احترام دی خو یو داسې وزیر اعلیٰ به په دې تاریخ کښې نه وی تیر شوے چې هغه به هره هفته ایم پی اے گانو له ورکوی او د اپوزیشن هغې له خو د ټولو نه ښه مطلب دے چې احترام ورکوی او زه کله کله چې دوئ وینم نو دوئ زما په خیال زیارت نه قضا کوی۔ مطلب دا دے چې دا کوم د سی ایم صاحب نه ئے دومره غټه گیله وکړه او مردان ته شے جوړوی، داسې ده جی جناب سپیکر صاحب، دا دویم دریم ځل دے د مردان ذکر کیږی، چې کوم سړے او کوم وزیر اعلیٰ د کوم ځائې پاتې وی او ده چې دې خپل ځائې له هم کار نه وی کړے نو د هغه خو بیا دا حق نشته چې هغه وزیر اعلیٰ توب وکړی او دلته داسې ځائې نشته چې د هغې وزیر اعلیٰ نه دے پاتے۔ د خدائے فضل دے، زمونږه د پاکستان دومره عمر وشو چې د هر طرف نه پکښې یو یو راغلے دے او هر سړے په خپل خپل طرف باندې که کار کړے وو، ډیر ئے ښه کړی دی خو دا خبره کول چې گنې گورنر راج، د بلوچستان په حواله گورنر راج لگیدل، هغلته واقعات شوی دی او حکومت د هغوی تپوس نه دے کړے، دلته د خدائے په فضل سره که یو خودکش دهماکه کیږی نو وزیران ورکښې حاضر وی او هغه وزیران او هغه ایم پی اے گان چې د هغوی وینې توئی شوی دی، پخپله شهیدان شو نیغ په نیغه، نو په داسې ځائې کښې به گورنر راج د کوم ځائې نه لگی چې د هغې عوامی نمائندگان پخپله ځان وینو ته مخامخ کوی او بیا زمونږ سینیئر منسټر بشیر بلور صاحب چې اوس مطلب تازه تازه شهید شوے دے، لهذا دا اسمبلی، دا په وینو لړلې شوې اسمبلی ده، دا د قربانو نه ډکه اسمبلی هم ده، دا ارمان به د چا پوره نه شی چې دلته گورنر راج لگی او که د بد قسمتئ نه که په بلوچستان کښې لگیدلے دے نو پکار وه چې عوامی خلقو د دوئ تپوس کړے وے چې د شین آسمان د لاندې په یخه یخنئ کښې ماشومان،

زنانه او سړی ټول ناست دی او د شپږ اویا جنازو سره ناست دی، خدائے د نه کوی چې دلته داسې پوزیشن جوړ شی، دلته داسې یو تن شهید نه دے چې هغه ته تر اوسه پورې Compensation نه دے ملاؤ شوے۔ داسې یو واقعه نه ده شوې چې د دې ځائې وزیران، ایم پی اے ګان تلی نه دی او چې د چا حکومت دے داسې څوک شته نه چې د هغه په کور باندې دهماکې شوې نه دی۔ لهذا یو سړک د پاره دا ټول د څلور نیمو کالو قربانی بیول دا ډیره ناجائزه ده او چې دا کوم سړکونه جوړیږی جناب سپیکر صاحب، دا د مردان سړک خو چې جوړیږی نو هغه ملاکنډ ته ځی، که د نوښار خلق ګیله وکړی نو لا خبره، که د پیښور خلق ګیله وکړی نو خبره، چې د مردان جوړ نه وی نو دوئ به کوزیږی په کومه او خیژی به په کومه؟ *(تالیاں)* نو د مردان سړکونه خو نیغ په نیغه دوئ ته فائده رسوی، که هغه په دیکښې کیږی نو هم د خوشحاله شی، شانګله هم زمونږه بالکل داسې ده لکه مردان، داسې ده لکه جنوبی اضلاع، داسې ده لکه چې مانسهره، شانګلې ته د خدائے په فضل سره وزیر اعلیٰ تلے دے، د پیکج اعلان ئے کړے دے، اوس دا پوزیشن بیل دے چې ده ته به په راتلونکی وخت کښې لږ ډیر تکلیف وی، په هغې وجه باندې ئے په یو سړک باندې دومره غټې خبرې وکړې۔ نه به د خدائے په فضل ګورنر راج لګی، نه به دلته سیاسی خلق په شا کیږی او خدائے د وکړی الیکشن د وشی، د دوئ اکثریت د راشی، مونږ په دې باندې خفه کیږو نه، دا خو کله د یو نمبر او کله د بل نمبر، خو ښه خبره ده چې زمونږه د دې صوبې کوم روایات دی، مونږ یو بل برداشت کوؤ، دوئ دومره برداشت کړی یو، دوه میاشتې د مونږ نور برداشت کړی او بیا د الیکشن وشی نو چې څوک راشی باقی کار به هغه کوی، خو دا چې شانګلې ته به کار کوؤ او د ټولو نه به زیات کوؤ چې څومره وس مو رسی۔ دا اوس د JICA خبره ده، د JICA سروے په خپله کړې ده، چرته چرته چې سیلابونه راغلی وو هغوی ته په ریکارډ معلوم وو او په هغې کښې هغوی په خپله ګرځیدلی دی، هغه د سی ایم صاحب په خله باندې نه دی ګرځیدلی، هغه د ډیپارټمنټ په خله نه دی ګرځیدلی، چرته چرته د سیلاب په حواله هغوی پخپله چې کوم Priority fix کړې ده، هلته هغوی سروے کړې ده او د هغې پیسې چې کومې راغلې دی، د هغې مطابق

هغوی منظوری ورکړې ده۔ ممکن ده چې چرته نه وی شوی، بیا هم هغه به په ریکارډ وی او نورې پیسې راځی، نور کار به چې کوم دے په هغه ځائې کښې کیږی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: جی اختر علی صاحب، حافظ اختر علی، حافظ اختر علی صاحب 851۔

حافظ اختر علی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ محترم جناب سپیکر صاحب، حکومت کی توجہ ایک اہم اور ضروری مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میرے حلقہ PK-28 مردان میں گورنمنٹ پرائمری سکول ریحان آباد بابوزئی اور گورنمنٹ پرائمری سکول ظریف خان ڈھیری اور گورنمنٹ پرائمری سکول برت خیل بابوزئی کی بلڈنگز مکمل ہو چکی ہیں لیکن ابھی تک ان سکولز میں تعلیم کا سلسلہ شروع نہیں ہو سکا جبکہ مقامی بچوں اور بچیوں کو دور جانے پر سخت تکلیف کا سامنا ہے اور یہ بلڈنگز کروڑوں روپوں سے بنی ہیں لیکن ابھی ضائع ہونے کا خطرہ ہے اور محکمہ ورکس، ایجوکیشن اور فنانس غفلت کے مرتکب ہوئے ہیں، لہذا حکومت فوری نوٹس لے۔

جناب سپیکر صاحب، په دیکښې تقریباً دا یو سکول ریحان آباد والا تقریباً پینځه شپږ کاله د دې برابر شو، دا د 2008-09 د اے ډی پی سکیم دے او بلډنګ جوړ شوے دے، کروړونه روپۍ په هغې باندې لګیدلې دی خو د تعجب خبره دا ده چې دا محکمې د دوئ باهمی د یو بل سره د رابطې فقدان وی او دا محکمې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! دا جواب به تاسو ورکوئ، دا او د ملک قاسم خان یو رنګ کال اټینشنز دی، دواړه لږ ولیکئ د ځان سره۔ جی۔

حافظ اختر علی: د دې محکمه جاتو سپیکر صاحب، د باهمی چپقلش په نتیجه کښې عوام Suffer کیږی، ما شومان Suffer کیږی او دا ډیره د افسوس خبره ده، لهذا حکومت د د دې نوټس واخلی او په دیکښې چې د غفلت مرتکب کوم خلق دے، د هغوی خلاف د ایکشن واخستلے شی۔ که داسې نه وی سپیکر صاحب، زه درخواست کوم د دې ادارو نه چې کوم دے، هغه د قوم په اعتماد بالکل پورته کیږی نه، کالونه تیر شی لکهونه روپۍ، کروړونه ولګی، د خزانې نه اوځی، بیا وروستو د هغې څه تپوس نه وی او مونږه بذات خود بحیثیت Concerned MPA ما په هغې کښې دومره په دې دریو واړو محکمو کښې ځان ستړے کړو لیکن اخر

چې نا کام شو، مخکښې هم ما په اسمبلۍ کښې دا خبره وچته کړې ده، لهذا فوری نوټس د واخستلے شی او په دې د عمل وکړے شی۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان۔ دا 854 یو رنگ دی، په یو ځائې به جواب ورکوی۔ جی۔

ملک قاسم خان خٹک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ انتخاب PK-41 میں گورنمنٹ پرائمری سکول نیاز آباد تخت نصرتی، گورنمنٹ ہائی سکول ورانہ کرک کی عمارت منہدم ہو چکی ہے اور باقی حصہ خدانخواستہ کسی بھی وقت طلباء پر یا عوام الناس پر گر سکتا ہے اور کسی جانی نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ محکمہ ایجوکیشن کو بار بار اس بارے میں متوجہ کیا گیا لیکن ہماری آواز صدائے سحر ثابت نہیں ہوئی ہے، لہذا حکومت فوری نوٹس لے کر اصلاح احوال کرے اور طلباء پر شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سنگین مسئلے کو حل کرے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل بابک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: سر! یو سیکنډ۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس دا وشو کنه جی، مسئله د اووئیله کنه؟

ملک قاسم خان خٹک: سر، یو عرض کوم جی چې ډیر بد حال دے او د سردئ په دې موسم کښې یو بل سکول دے، د قمری باندہ سکول کښې ماشومان دغه شان ناست وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوم یو سکول دے بل؟ قمری۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: گورنمنٹ پرائمری سکول قمری بانڈہ۔

جناب سپیکر: قمری باندہ ورسره هم جی ولیکئ۔

ملک قاسم خان خٹک: دومره بد حال دے پکښې جی چې تاسو ئے سوچ هم نه شئ کولے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریه سپیکر صاحب۔ حافظ اختر علی صاحب خو مونږ ته جی توجه دلاؤ نوټس، زه چې راغلم اسمبلی ته ما ته ملاؤ

شو دلته خو بهرحال چې د کومو سکولونو ذکر چې هغوی کړے دے چې 'کمپلیټ ' دی او 'سینکشن' شوی نه دی، زمونږ سپیشل سیکرټری صاحب چې دلته ناست دے او مونږ هغوی ته ډائریکشن ورکوؤ چې فوری طور باندې وګوری چې دا کیسونه مونږ ته راغلی دی او زمونږ د ډیپارټمنټ په پارټ باندې فنانس ته نه دی تلی او یا فنانس ته تلی دی او هلته ایسار دی، بهرحال حافظ اختر علی صاحب ته دا ډاډ ګیرنه ورکوؤ چې ان شاء الله تر سبا پورې به مونږه ان شاء الله د دې حل راویستے وی، که د فنانس سره وی، که زمونږ په ډیپارټمنټ کښې وی او مونږ به ئے حل راویستے وی۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، ملک قاسم صاحب د دوه سکولونو ذکر کړے دے ، د هغوی بلډنګز چې دی، دا هم زه چې اسمبلی ته راغلم نو ما ته اوس ملاؤ شو۔ ما د ای ډی او سره بیا په ټیلیفون خبرې وکړې، بالکل دوئ صحیح خبره کوی چې دا عمارتونه ډیر زاړه دی۔ مونږ راليږلی دی، دلته سکیمونو کښې مونږه اچولی دی چې دوئ ته مونږه دا 'ریکنسټرکشن' کښې چې دا بلډنګونه چې دی، دا ورته مونږه نوی کړو خو سپیکر صاحب، د دې سره سره زه ملک قاسم صاحب ته به هم دا درخواست کوم ځکه چې زمونږ کرک هغه ضلع ده چې دا د ګیس د رائلټی په مد کښې په کروړونو روپئ زمونږه ایم پی اے ګانو صاحبانو ته ځی او په دیکښې حقیقت هم دا دے ، حقیقت هم دا دے چې دا په کوم انداز کښې ملک قاسم صاحب او یا مونږ ټول د تعلیم په اهمیت باندې خبره کوؤ نو زمونږ به دوئ ته هم دا درخواست وی چې بے شکه د رائلټی پیسې چې دی یا چې کوم آمدن دے ، هغه په حلقو کښې د نورو ترقیاتی کارونو د پاره بے شکه لګول پکار دی خو تعلیم هم زما یقین دے یو ډیره اهمه شعبه ده نو که په بعضې بعضې سکولونو کښې هغوی د رائلټی د پیسو نه هم 'ریکنسټرکشن' کوی نو دا به هم ډیره زیاته غوره خبره وی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه جی۔ آنریبل منسټر فار هائر ایجوکیشن، قاضی صاحب شته؟

<u>*وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم*</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو؟

<u>*وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم*</u>: جی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جامعات مجریہ 2012 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister, Sardar Babak Sahib, on behalf of Minister Higher Education, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2012.

Mr. Sardar Hussain (Minister for E & S Education): Thank you, Speaker Sahib. I beg to move that the Bill be taken into consideration at once, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2012, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جامعات مجریہ 2012 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: The honourable Minister for Higher Education, Sardar Babak Sahib, on his behalf, to please move for passage of the Bill.

Minister for Elementary and Secondary Education: Thank you, Sir. I beg to move that the Bill may be passed, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2012, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

(Applause)

مسودہ قانون بابت پراونشل سروسز اکیڈمی (خیبر پختونخوا) مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, on behalf of Honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move

for consideration of the Provincial Services Academy (Khyber Pakhtunkhwa), Bill, 2013.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker.

جناب سپیکر: دا به د دوئ د ټریننګ د پاره وی؟

وزیر قانون: د ټریننګ د پاره به وی، جی بالکل۔

جناب سپیکر: دا خپله یو اکیډمی ده Independent؟

وزیر قانون: خپله اکیډمی به وی، لکه څنګه چې جوډیشل اکیډمی ده دا سې به دا د سول سرونټس د پاره خپله اکیډمی وی۔

Mr. Speaker: Good, very good.

Minister for Law: I beg to move in this august House that the Provincial Services Academy (Khyber Pakhtunkhwa) Bill, 2013 may be considered at once, thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Provincial Services Academy (Khyber Pakhtunkhwa) Bill, 2013, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 to 17 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 17 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 17 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت پراونشل سروسز اکیڈمی (خیبر پختونخوا) مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Law, to please move for passage of the Bill.

Minister for Law: I request this august House that the Provincial Services Academy (Khyber Pakhtunkhwa) Bill, 2013 may be passed. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Provincial Services Academy (Khyber Pakhtunkhwa) Bill, 2013 may be

passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

مسودہ قانون بابت ٹریول ایجنسیز (ترمیمی) مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Sports and Tourism Khyber Pakhtunkhwa, to please move for consideration of the Travel Agencies (Amendment) Bill, 2013.

Syed Aqil Shah (Minister for Sports and Tourism): Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Travel Agencies (Amendment) Bill, 2013 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Travel Agencies (Amendment) Bill, 2013 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 4 may stand part of the Bill-----

محترمہ شازیہ طہماس خان: سپیکر صاحب، یو کوئسچن کولے شم؟

جناب سپیکر: مائیک آن کریں۔ جی آپ کی کوئی امنڈمنٹ اس میں آئی ہے۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: کوئسچن ہے جی، امنڈمنٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بی بی! بات-----

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، یہ Consideration Stage میں اگر ایک Question raise ہو سکتا ہے تو میں اس پر کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس وقت نہیں ہو سکتا، پھر کون جواب دے گا اس کا؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: منسٹر۔

جناب سپیکر: نہیں، ڈیپارٹمنٹ تیاری کرتا ہے۔ منسٹر صاحب کو تو جو بریفنگ مل جاتی ہے، وہ آپ کو جواب دے گا۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: کہ تاسو اجازت راکړو سر نو؟

جناب سپیکر: ہں جی؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر! اگر منسٹر صاحب کو اعتراض نہیں ہے تو کرلوں؟ دومره گران تپوس نه دے جی، سر Simple یو دا-----

جناب سپیکر: اس بل میں کیا، آپ کا کیا اندیشہ ہے؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، یہ صرف (a) 15 کے حوالے سے ہے باقی چونکہ Amended Bill ہے، اسلئے اس حوالے سے کوئی ترمیم پیش نہیں کی جاسکتی، صرف یہ (a) 15 جو Include ہوئی ہے-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، په دې باره کښې زما امنډمنټ شته چې هغه راشی نو-----

جناب سپیکر: ودریږه چې هغه راشی نو په هغې کښې بیا ته هم پاخه کنه؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: بنه جی، ٹھیک شوه سر۔ سر، زه به د دوئ سره به بیا پاخم۔

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. Now Clause 5, اس میں آپ بولنا چاہ رہی ہیں نا؟

Saqibullah Khan, to please move his amendments in paragraph (g), in sub clause (3) of Clause 5 of the Bill.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, janab Speaker Sahib. Sir, I beg to move that in Clause 5, in sub clause (iii), paragraph (g) may be substituted by the following, -

“(g) ‘Tourist’ means a person normally residing outside the Province of the Khyber Pakhtunkhwa and FATA or is a citizen of other country who validly enters the Province of the Khyber Pakhtunkhwa and remains therein for not less than twenty-four hours and not more than six months in the course of any year for purposes such as touring, recreation, sports, health or religious pilgrimages.” Janab Speaker Sahib! Janab Speaker Sahib-----

جناب سپیکر: په دیکښې تاسو فاټا او سټډی زیاتوئ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او سر۔ سر، په هغې کښې دا ده جي چې ما د منسټر صاحب سره د دې نه مخکښې خبره وکړه جي او هغوی وئيل چې نور خو څه پرابلم هغوی ته نشته جي، البته هغوی دا وائی چې دا سټډی چې کومه ما ترينه Delete کړې ده سر چې دا د ورکښې وی۔ نو سر، ما ته هيڅ پرابلم نشته، که تاسو وايئ جي-----

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جي۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نو مونږه به Verbal په ديکښې امنډمنټ دغه کوؤ جي-----

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جي۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: چې ورسره به په ديکښې زما په دې دغه کښې به-----

جناب سپیکر: ودريږه چې منسټر صاحب څه وائی؟ *منسٹر صاحب! آپ* Agree *ہو رہے ہیں ان کی امنڈمنٹ سے؟*

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل و سیاحت): دا داسې ده سر چې د Study tours د پاره چې کوم ټورسټس راځی نو They are covered under the tourist نو دا د ورکښې وی چې مونږه دا، او دا چې دے نو خيبر پختونخوا اينډ فاټا والا چې کوم امنډمنټ دے، هغه به مونږه Add کړو Instead of just Pakhtunkhawa we will have Pakhtunkhawa and FATA، ورکښې Study ټکے چې دے، دا د ورکښې پاتې شی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جي۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، که تاسو ما ته اجازت راکړئ نو زۀ به سر دا بيا اووايمه جي۔

جناب سپیکر: نه تاسو Verbal amendment چې دا اووايئ، اووايئ جي۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: تھینک یو، سر۔ په ديکښې به زه Study include کومه۔

Sir, I beg to move that in Clause 5, in sub clause (iii), paragraph (g) may be substituted by the following namely, -

"(g) "tourist" means a person normally residing outside the Province of the Khyber Pakhtunkhwa and FATA or is a citizen of other country who validly enters the Province of the Khyber Pakhtunkhwa and remains therein for not less than twenty-four hours and not more than six months in the course of any year for purposes such as touring, recreation, sports, health, study or religious pilgrimages."

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. جی شازیہ بی بی! آپ بھول گئی کیا؟ اس میں کیا تھا؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: نہیں سر، ابھی 10th میں بھی ان کی امنڈمنٹ آ رہی ہے، پہلے ان کی لے لیں، اس کے بعد میری ہے سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: ثاقب کی ابھی 10th میں امنڈمنٹ رہتی ہے۔

Mr. Speaker: Clauses 6 to 9: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 6 to 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 6 to 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

جناب سپیکر: کیوں 'Yes' نہیں کہہ رہے، نہ کریں اس کو پاس؟

آوازیں: پاس تو کرنی ہے۔

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

جناب سپیکر: 'ہاں' اس طرح لوگ کہتے ہیں، لیجسلیشن یہ ہوتی ہے۔

Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 6 to 9 stand part of the Bill. Amendment in Clause 10 of the Bill: Saqibullah Khan, to please move his amendment in Clause 10.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Speaker Sahib. Sir, I beg to move that Clause 10 may be deleted.

جناب سپیکر صاحب، په دیکښې دا Clause 15 (a) ایډیشن دے، Insertion دے جی، نو سر په دیکښې لیکی چې "A Licensed travel agency shall obtain a passport of traveler for issuance of air ticket and confirmation of seats from airlines and therefore can hold the passport of passenger for organizing group tours for citizens of Pakistan to a foreign country or countries"۔ جناب سپیکر، خاصکر چې د د حج ټائم راشی کنه جی نو داسې یو کال ما ته نه دے یاد چې چرته دا ټورسټس، دا ایجنسیانې د خلقو د پاسپورټ او پیسو سره غیب نه شی سر، ټکټ د د پاره پاسپورټ Temporary طور Hold کول او بیا Touring د پاره Permanent دغه کوی۔ سر، دیکښې دا Risk دومره زیات دے چې په هغې کښې پرابلمز جوړیږی نو ځکه زما ریکویسټ دا دے چې که دا Delete شی ترې، نو د ټکټ د پاره خو به هسې هم پاسپورټ بنائی، ایجنسیانو لاء لاندې نه راځی، شپږ اووه قصې دی، د AITA والا خپل قانون دے، د هغه قانونه شته، د پاسپورټ والا خپل دے نو ځکه۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی دا منسټر صاحب څه وائی جی؟

<u>وزیر کھیل وسیاحت:</u> جی بار بار دا۔۔۔۔

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> شازیه بی بی! ته ورکښې څه وائې؟

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان:</u> سر، دا basically 15 (a) دے، دوئ Separately insertion کړے دے۔ بنیادی طور پر اس کا مطلب یہی ہے کہ کوئی بھی ٹریول ایجنسی ٹکٹ حاصل کرنے کیلئے کسی Passenger کا پاسپورٹ رکھ سکتی ہے، نیز گروپ کی صورت میں جو 'وزٹس' وغیرہ ہوتے ہیں، اس کیلئے بھی یہ پاسپورٹ کو Hold کر سکتی ہے۔ میرا کوئسچن صرف یہ تھا کہ پاسپورٹ کے حوالے سے جو ہے تو یہ ابھی تک آیا یہ Devolve ہوا ہے کہ نہیں؟ جتنی میری معلومات ہیں، اس کے مطابق یہ فیڈرل سبجیکٹ ہے تو آیا اس حوالے سے ہم لیجسلیشن کر سکتے ہیں کہ نہیں؟ اور Secondly پاسپورٹ کا جس طرح میرے بھائی ثاقب نے کہا ہے کہ عموماً اس حوالے سے بڑی کمپلینٹس ملتی ہیں کہ ٹریول ایجنسیز پاسپورٹ رکھ لیتی ہیں اور اس طرح کے کیسز یا کمپلینٹس کو ایف آئی اے جو کہ فیڈرل ادارہ

ہے، اس کو ڈیل کرتی ہے، وہ سارے کیسز دیکھتی ہے، یہ جو لیجسلیشن جب ہم کر لیں گے، Approve کر لیں گے تو پھر آیا ان کا کیا Status ہوگا؟ کس طرح سے صوبہ جو ہے فیڈرل ایجنسیز کیساتھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ ذرا اس بل کو دیکھیں، یہ 10 میں add (a) 15 کر رہے ہیں تو یہ 11، 12، 13، 14 اور 15 کدھر ہیں؟ یہ بل میں تو ہے نہیں تو (a) 15 تو تب آئے گی جب 15 آپ کیساتھ ہو تو (a) 15 آئے گی۔

وزیر کھیل وسیاحت: جناب سپیکر! کلاز 15 پر بات ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں 15 ہے نہیں، اب 15 ہے نہیں تو 15 پر کیا بات ہو رہی ہے؟ جب 15 ہے نہیں تو آپ 15 پہ بات کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: دیکھیں، منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ابھی تو 10 میں پھنسے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، وہ 10 تو 15 کیلئے لا رہے ہیں نا؟ سر، 10 میں تو امنڈمنٹ (a) 15 کیلئے لا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

Minister for Sports and Tourism: Sir, I am comenting on Clause 10, sub clause 15 (a).

Mr. Speaker: Sub clause 15 (a).

وزیر کھیل وسیاحت: اب جو بات کی ہے ثاقب چمکنی صاحب نے یا شازیہ بی بی نے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یار عبدالاکبر خان! بنار پاره چې یار، هر څه د هير کړل؟

جناب عبدالاکبر خان: سر! میں تو صحیح بات کر رہا ہوں، یہ جس نے بھی کی ہے، پتہ نہیں۔ دیکھیں ذرا سپیکر صاحب، لیجسلیشن کا طریقہ یہ ہے کہ اگر ایک کلاز کو Add کرتے ہیں تو یا تو آپ نئی کلاز لائیں گے یا پھر اسی کلاز میں (a)، (b) اور (c) ڈالیں گے تو اگر Clause 15 آپ کے پاس ہے تو (a) 15 لگائیں گے نا؟ جب آپ کے پاس 11، 12، 13 اور 14 کوئی نہیں ہے تو آپ 15 کو کیسے Add کر رہے ہیں؟

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دا، دا Extract کیږدئ جی۔ Extract میں عبدالاکبر خان! Extract میں آپ دیکھیں، اس میں 15 ہے اور اس کے بعد (a) 15 وہ ڈالنا چاہ رہے ہیں۔ (مداخلت) نہیں نہیں، یہ-----

جناب عبدالاکبر خان: ابھی انہوں نے کہا ہے جی کہ-----

جناب سپیکر: نہیں نہیں، یہ آپ کے پاس نہیں ہے۔ یہ ایک Page ان کو بھجوادیں۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر کھیل وسیاحت: Sir, it is basically insertion of a new section 15 (a) والی بات ہورہی ہے ناسر-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، آپ بولیں جی۔

وزیر کھیل وسیاحت: اب کہنے کا مقصد یہ ہے کہ-----

جناب سپیکر: اذان ہو جائے گی، جلدی کریں جی۔

وزیر کھیل و سیاحت: سر، چمکنی صاحب نے جو Observation کیا ہے، پوچھنا یہ ہے کہ اگر آپ پاسپورٹ ٹریول ایجنٹ کو نہیں دیں گے تو وہ آپ کا ٹکٹ کیسے پراسیس کرے گا؟ He needs the passport for processing the ticket۔ اب یہ بات یہاں پر اتنی ضرور ہے کہ میں جو Suggestion دے سکتا ہوں، وہ یہ ہے کہ جس طرح آپ پڑھیں گے: "A licensed travel agency shall obtain a passport of a traveler for issuance of air ticket and confirmation of seats from airlines and therefore can hold the passport of passenger" یہاں پر Can hold the passport of the passenger کی جگہ ہونی چاہیئے Can hold the passport temporarily till the ticket is processed تو پھر ان کا مسئلہ حل ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں آپ، verbal amendment د دہ راغے، نہیں میرے خیال میں یا تو اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں کہ اس کو ذرا ٹھیک کرلیں جو آپ Propose کر رہے ہیں ابھی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما ریکویسټ دا دے جی، ما ته څه مسئله نشته سر خو زما ریکویسټ دا دے، که زما امنډمنټ ومنی کنه جی نو دا Mandatory clause به ترې اخوا شی، بیا به مونږه خپله ډیپارټمنټ ته دغه راولو نو دا به ټهیک شی۔

جناب سپیکر: نه، اوس زه دا وایم چې دا لیجسلیشن دے ، 'ورډ نګ' کښې که لږ توړ پهوړ راغے نو دا ټول ایکټ به ګډ وډ شی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر څکه زه دا ریکویسټ کوم لګیا یم، که زما امنډمنټ ومنی او بیا که دوئ دغه کوی کنه 'ورډ نګ' ، بل امنډمنټ د راولی سر، هغه به بیا مونږه Take up کوؤ کنه؟

جناب سپیکر: ودریږه جی امنډمنټ به اول منی هم که نه؟

وزیر کھیل وسیاحت: دا خو به نوے امنډمنټ موؤ کوی کنه سر، مطلب دا دے بیا خو Suggestion به دوئ-----

جناب سپیکر: دا تاسو جی هغه بل Propose کوئ کنه۔

Minister for Sports and Tourism: This one should be incorporated. Therefore can hold the passport of the passenger دوئ به راوړی temporarily and till that time that the ticket is being processed------

جناب سپیکر: دا کلیئر شو جی که نه دے کلیئر؟ کلیئر نہیں ہے، کلیئر نہیں ہے، پھر کل اس میں گڑ بڑ ہو جائیگی۔

وزیر کھیل وسیاحت: نہیں وہ تو کہتے ہیں کہ اسے سرے سے Delete کردیں نا، سر وہ تو یہ کہہ رہے ہیں، They wanted that clause to be delete.

جناب عبدالاکبر خان: وہ تو پورا Clause delete کر رہے ہیں۔

وزیر کھیل وسیاحت: اگر سارا Delete کریں گے تو باقی تو پر اسمیں نہیں کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: وہ آپ نہیں کرنا چاہتے نا، تو میں تو بس Simple House کو Put کرلونگا اور پھر ہاؤس کیا کہتا ہے یا وہ Withdraw ہو جائیں یا پھر میں اس کو Put کرتا ہوں۔ آپ یہاں ریکویسٹ کریں کہ وہ Withdraw ہو جائیں یا میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، ما ته څه پرابلم نشته جی، زه به بیا په دیکښې د منسټر صاحب سره کښینم جی او زه به دا Withdraw کړم، اوس د دې ټائم د پاره I will draw it.

Mr. Speaker: The Amendment withdrawn, therefore, original Clause 10 stands part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت ٹریول ایجنسیز (ترمیمی) مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Sports and Tourism, Khyber Pakhtunkhwas, to please move for passage of the Bill.

Minister for Sports and Tourism: Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Travel Agencies (Amendment) Bill, 2013 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Travel Agencies (Amendment) Bill, 2013 may be passed with amendments.

امنڈمنٹ پکښې یو، Accept شو کنه۔

With amendment? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments.

(Applause)

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے مالی سال 10-2009 کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, member Public Accounts Committee, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee, for the year 2009-10.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, janab Speaker. I intend to move that the time for presentation of the report of the Public Accounts Committee may be extended till date under rule 161 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 and I may be allowed to present the said report before the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in period may be granted to the honourable Member under rule 161 for presentation of the report of the Public Accounts Committee for the year 2009-10? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: **لا الہ الااللہ محمد الرسول اللہ۔**

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے مالی سال2009-10 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, member Public Accounts Committee, to please present before the House the report of the Committee.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, janab Speaker. I beg to present before the House the report of the Public Accounts Committee on accounts of the Government of Khyber Pakhtunkhwa, for the year 2009-10 on behalf of the Chairman, PAC.

Mr. Speaker: It stands presented.

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے مالی سال2009-10 کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, member Public Accounts Committee, to please move for adoption of the report of the Committee.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker, I beg to move that the report of the Public Accounts Committee on accounts of the Government of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2009-10 may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Public Accounts Committee for the year 2009-10 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

جناب عبدالاکبر خان: ان پانچ سالوں میں پیش کی جانے والی رپورٹس کے ضمن میں میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پانچ سال میں چھ رپورٹیں انہوں نے مکمل کر دیں اور باقی جو دو رپورٹیں ہیں، وہ بھی تقریباً مکمل ہونے والی ہیں، تو آٹھ رپورٹیں پانچ سال میں، میرے خیال میں اور بالکل Upto date میرے خیال میں 2010۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے معزز اراکین Appreciate ہی نہیں کرتے، اتنی اچھی بات کر رہے ہیں۔

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اور بالکل Upto date تک آ گئے۔ یہ رپورٹ جو ابھی میں نے ہاؤس میں پیش کی جناب سپیکر، یہ ستمبر 2011 میں پیش ہوئی تھی اس اسمبلی میں اور سات مہینوں کے دوران یہ باقی اسمبلی کی جو Proceedings ہے، اس کے علاوہ صرف اس پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں، آپ کی چیئرمین شپ میں جناب سپیکر، سات مہینے میں یہ رپورٹ انہوں نے وہ کی اور 161 paras جناب سپیکر اور پھر ان کے جو Sub paras ہیں، وہ سب کمیٹیز نے، ان سب کی رپورٹ یہاں پر آپ کے سامنے پیش کی۔ جناب سپیکر، اس سے پہلے بھی جب میں رپورٹ پیش کر رہا تھا تو میں نے درخواست کی تھی اور خاصکر ابھی جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس تھا، وہ جو ختم ہو گیا تو اب اس پبلک اکاؤنٹس کمیٹی پر اور بھی جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے جو آڈٹس تھے، وہ پیسہ بھی اب یہی اسمبلی، یہی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اس کو پرفارم کریگی تو میں نے Expansion کی بات کی تھی، آپ سے عرض کی تھی اور آپ نے 'کمٹمنٹ' بھی کی تھی کہ اس میں Expand کریں گے کہ جناب سپیکر، جب اتنا ہی زیادہ کام کرتے ہیں تو میرے خیال میں اگر آپ اس کو Expand کر لیں اور ابھی بھی وہ 'ورک لوڈ' اور بھی زیادہ آپ پر آ رہا ہے، میں مشکور ہوں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: وہ ان شاء اللہ کرینگے، وہ ان شاء اللہ کرینگے لیکن یہ واحد آپ کی کمیٹی ہے جو اپنی ہی گورنمنٹ کا احتساب کر رہی ہے۔ یہ بہت بڑی سعادت ہے، وہ خوش آئند بات ہے۔ پہلے تو ہم ریٹائرڈ لوگوں کا احتساب کرتے تھے، یہ پہلی کمیٹی ہے جو Sitting Government کا احتساب کر رہی ہے۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Jafar Shah Sahib, Chairman Standing Committee No. 12, on Health, to please move for adoption of the report of the Committee.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that the report of Standing Committee No. 12, on Health Department, may be adopted, as presented in the House on January 8th 2013. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 12, on Health, already presented in the House on 08-01-2013, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted. The Sitting is adjourned till 03:00 pm of tomorrow afternoon.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 15 جنوری 2013ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)